# محدّثینِ عظام ... عاشقانِ رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)!

مفتی زبیر شاہ بنوی
جامعہ بیت العلم، بنوں

اُمتِ مسلمہ کے دین وملّت کا سرمایہ اوران کی شریعت کی متاعِ کل سرورِ کائنات سرورِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ ہے۔ حضور سرورِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی مبارک کی ہر گھڑی اور ہر آن، ان کے اقوال واحوال اور آپ کے سفر وحضر میں شب وروز کے معاملات تا قیامت آنے والی اُمت کی اجتماعی وانفرادی زندگی کے لیے مشعلِ راہ اور سرچشمۂ ہدایت ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کتابِ زندگی کا ایک ایک ورق اور ہر پہلو محفوظ کیا، آپ کے خلوت وجلوت، سفر وحضر، عام سیاسی حالات سے لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نجی زندگی کا ہر واقعہ انہوں نے محفوظ کیا اور آپ کی احادیثِ مبارکہ کو سینوں سے لے کر صحیفوں تک محفوظ کیا، ان کے بعد تابعینؒ اور ان کے اتباع نے اس سلسلے کو جاری رکھا، اور شب وروز ایک کر کے احادیثِ نبویہؐ کی حفاظت وکتابت پر اپنی جانیں ایسے نچھاور کیں جس کی مثال رہتی دنیا تک نہیں ملتی، اور ''فَحَفِظَهَا وَ وَعَاهَا'' پر عمل کر کے بڑی محنت ومشقت کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کو اَزبر کر کے عالمِ اسباب میں اُمتِ مرحومہ پر بہت بڑا احسان کیا ہے، نیز احادیثِ مبارکہ کو جمع کر کے ان کی چھان بین کر کے مدوّن کیا، جن کو قرآن مجید کے بعد دینِ حنیف کی بنیادی اَساس تسلیم کیا جاتا ہے، جس کے بغیر قرآن مجید کا فہم نامکمل اور اس کی مراد تک رسائی ناممکن ہے، اور ساتھ ساتھ علمِ فقہ کا بنیادی عنصر اور اَساس ہے، اسی طرح ان حضرات نے ساری زندگی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ کی ہر ہر پہلو کی پہرہ داری کی، اور آپ کی احادیثِ مبارکہ کو جمع اور یکجا کرنے میں احتیاط کے اندر کوئی کسر نہ چھوڑی۔ ان محدثینؒ نے نہ صرف احادیث کو جمع کیا، بلکہ ان پر مکمل تحقیق کی، تاکہ اُمت کے لیے صحیح احادیث کو قابلِ عمل بنایا جا سکے، حتیٰ کہ اس کو قبول کرنے کے لیے ''احکامِ جرح وتعدیل'' جیسے قوانین اور فنون ایجاد کیے، جن کے اندر ان محدثینؒ نے حدیث کے راویوں کی زندگیاں پرکھیں، ان کے کردار، دیانت اور امانت کا جائزہ لیا، تاکہ صرف وہی احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

منسوب ہوں جو واقعی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کی ہوں، اور اس سلسلے میں کسی حدیث کو ضعیف قرار دینے سے ان کا مقصد معاذ اللہ ہرگز سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمات بابرکات کو ضعیف و کمزور قرار دے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنا نہیں تھا، بلکہ یہ ان کی علمی دیانت کا ثبوت ہے کہ ان الفاظ وکلمات کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کمزور واسطے سے ہوئی اس کی نشان دہی کر دی۔

چنانچہ امام خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''شرف أصحاب الحدیث'' میں ابو حاتم الرازی رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''سمعت أبا حاتم الرازيّ يقول: لم يكن في أمة من الأمم منذ خلق الله آدمؑ أمناء يحفظون آثار رسول اللهؐ إلا في هٰذه الأمة، فقال لهٗ رجل: يا أبا حاتم! و بما رووا حديثاً لا أصل لهٗ ولا يصحّ، فقال: علماءهم يعرفون الصحيح من السقيم، فروايتهم ذٰلك للمعرفة ليتبيّن لمن بعدهم أنهم ميّزوا الآثار و حفظوها، ثم قال: رحم الله أبا زرعة، كان واللهِ مجتهدا في حفظ آثار رسول اللهؐ. '' (مترجم بنام فضائل محدثین، ص: ۱۲۴)

''امام ابوحاتم الرازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: اگلی اُمتیں اپنے پیغمبر کی احادیث کو حفظ نہیں کرتی تھیں، اللہ تعالیٰ نے یہ وصف اسی اُمت کو عطا فرمایا ہے۔ ایک شخص نے یہ سن کر اعتراض کیا کہ یہ اس اُمت کے لوگ تو بے اصل اور غیر صحیح احادیث بھی بیان کر دیتے ہیں؟ آپؒ نے فرمایا: گو وہ بیان کرتے ہیں، مگر محدثین صحیح اور غیر صحیح کی پوری معرفت رکھتے ہیں، لہٰذا محدثین ایسی غیر صحیح روایات کو صرف اس لیے روایت کرتے ہیں کہ بعد والے لوگ دھوکے میں نہ پڑ جائیں اور انہیں صاف پتہ چل جائے کہ ان محدثین نے خوب چھان بین کر لی ہے اور احادیث حفظ کر لی ہیں۔ اللہ تعالیٰ امام ابوزرعہؒ پر رحم فرمائیں کہ انہوں نے احادیث کے حفظ کرنے میں بہت مشقت اُٹھائی، اس بارے میں ان کی محنت بہت بڑھی ہوئی تھی۔''

جبکہ ان حضرات کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشق کا یہ عالم تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو ہر قسم کی غلط نسبت اور جھوٹ سے پاک رکھنے کے لیے سخت سے سخت معیار اپناتے تھے اور یہ عمل عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مظہر ہے نہ کہ گستاخی، دوسری طرف ان کی انفرادی و اجتماعی زندگیاں بھی زہد و تقویٰ کے اعلیٰ معیار پر مبنی، اخلاص وللّٰہیت، خوفِ خداوندی اور عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر مشتمل ساری اُمت کے لیے ایک جامع و کامل نمونہ ہے۔

چنانچہ امام خطیب البغدادی رحمۃ اللہ علیہ محدثین عظامؒ کے متعلق عبداللہ بن داؤد الخریبی رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل

کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

’’عبد الله بن داؤد الخريبي يقول: سمعت أئمتنا و مَن فوقنا أن أصحاب الحديث و حملة العلم، هم أمناء الله تعالٰى علٰى دينهٖ و حفاظ سنة نبيّهٖ ماعملوا و علموا. ‘‘

’’حضرت عبداللہ بن داؤد الخریبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: محدثین عظام اللہ تعالیٰ کے دین کے محافظ ہیں اور احادیث رسول ﷺ کے حفاظ ہیں اور علم وعمل میں ممتاز مقام رکھتے ہیں۔‘‘

الغرض ان کا ہر عمل رسول اللہ ﷺ سے محبت اور عقیدت کا عکاس ہے۔ اللہ رب العزت نے ہی ان کو تمام عالمِ انسانیت میں اپنے اس مبارک دین کی خدمت کے لیے منتخب کیا تھا، جس کی بدولت فضلِ الٰہی کے محور ٹھہرے:

ہر مدعی کے واسطے دار و رسن کہاں؟
یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا

## عشقِ رسول (ﷺ) کی عملی مثالیں

محدثین کرامؒ کے عشقِ رسول ﷺ کے متعلق کئی عملی مثالیں تاریخ میں موجود ہیں، چنانچہ:

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ جب بھی کوئی حدیث لکھتے تو پہلے وضو کرتے، دو رکعت نماز پڑھتے، اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے، اسی طرح امام مالک رحمۃ اللہ علیہ مدینہ منورہ میں رہتے تھے اور رسول اللہ ﷺ کے عشق واحترام میں مدینہ کی گلیوں میں جوتے پہن کر چلنے سے گریز کرتے تھے۔

لہٰذا محدثین کرام عاشقانِ رسول ﷺ تھے، جنہوں نے اپنی ساری زندگیاں سنتِ رسول ﷺ کی حفاظت کے لیے وقف کیں، یہ محدثین دین کے خادم تھے اور اُمت کو قرآن وسنت کی روشنی میں درست راستہ دکھانے والے رہنما تھے، ان کا ہر عمل رسول اللہ ﷺ سے محبت اور عقیدت کا عکاس ہے، لہٰذا امتِ مسلمہ کو محدثین کرام کی خدمات اور ان کے مقام کو پہچانتے ہوئے ان کو خراجِ تحسین پیش کرنا چاہیے اور ان کی قربانیوں کی قدر کرنی چاہیے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو دینِ متین کی صحیح سمجھ وفہم اور ان حضرات کی دل وجان سے قدردانی کی توفیق نصیب فرمائیں، آمین بجاه سيّد الرسل و خاتم النبيين صلى الله عليه و علٰى آلهٖ وصحبهٖ أجمعين.

..... ❁ ..... ❁ ..... ❁ .....